شمارہ 3 ـ 4
جلد 21

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

امان ۔ شہادت 1359 ہش
مارچ ۔ اپریل 1980ء

ایڈیٹر

پروفیسر ناصر احمد پروازی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

آلِ عِمْرَان

مجلسِ انصارُ اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ ربوہ

انصار اللہ

امان ۔ شہادت ۱۳۵۹ہش

مارچ ۔ اپریل ۱۹۸۰ء

ایڈیٹر

پروفیسر ناصر احمد پرویزی

پاکستان : قیمت سالانہ ۱۵ روپے ، فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ
غیر ممالک : بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۰۰ روپے ، بحری ڈاک ۴۰ روپے

لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر اب کے بھی مارچ اور اپریل کا شمارہ یکجا شائع ہو رہا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ العزیز رسالہ ماہانہ شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ فارسی زبان و ادب کے ساتھ گہرا شغف رکھتے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی کلام کے بارہ میں ایک طویل مقالہ ہمیں بھجوایا ہے اگلے شمارہ میں اس کا ایک حصّہ نذرِ قارئین کیا جائیگا۔ انشاءاللہ

ہم قارئین کی توجہ اور دُعاؤں کے طالب ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کے قیام کے مقاصد

"میں نے سونے کی ایک کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دُنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے سچّا خُدا۔"

" خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خُدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خُدا سے رُوح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو "

(الوصیّت صہ ۱۰ - ۱۱)

" وہ کام جس کے لئے خُدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خُدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صُلح کی بُنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچّائیاں جو دُنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ رُوحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمُونہ دکھلاؤں اور خُدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجّہ یا دُعا کے ذریعے نمُودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیّت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابُود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوّت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خُدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خُدا ہے "

(لیکچر لاہور صـ۴۷)

" اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اِس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اِسی طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح وہ شخص بعد کلیم اللہ مردِ خُدا کے بھیجا گیا تھا جس کی رُوح ہیروڈیس کے عہدِ حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی ......

یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالےٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ رُوحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی۔ اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وُہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی۔ اور یہُودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دُنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پُورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خُون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اِسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مُسلمانوں کی زندگی اور زندہ خُدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اِسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی

طرف سے قائم کرتا۔" (فتح اسلام ص۷)

"تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیل اشاعت ہدایت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی۔ کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو اٰخرین منھم والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے! اور یہ بعثت بروزی ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص۱۰)

"چونکہ میں   خرابیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں اس لئے یہ دردناک نظارہ کہ ایسے لوگ دنیا میں چالیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ پائے جاتے ہیں   میرے دل پر اس قدر صدمہ پہنچاتا رہا ہے کہ میں گمان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر میری تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر کوئی غم گذرا ہو۔ بلکہ اگر ہم و غم سے مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم مجھے ہلاک کر دیتا کہ کیوں یہ لوگ خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان کی پرستش کر رہے ہیں۔ اور کیوں یہ لوگ اس نبی پر ایمان نہیں لاتے جو سچی ہدایت اور راہ راست لیکر دنیا میں آیا ہے۔ ہر ایک وقت مجھے یہ اندیشہ رہا ہے کہ اس غم کے صدمات سے میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ ...... اور میرا اس درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت یہی ہے کہ میں اپنی زندگی میں اس شرک سے انسانوں کو رہائی پاتے اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے دیکھ لوں اور میری روح ہر وقت دعا کرتی ہے کہ اے خدا! اگر میں تیری طرف سے ہوں اور اگر تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو مجھے یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے سر سے یہ تہمت اٹھا دی جائے کہ گویا نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ ایک زمانہ گذر گیا کہ میرے پنجوقت کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کریں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص۷۱-۷۲)

"اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور عقاید کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوّت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرّک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچّا ایمان اس پر لانا اور سچی محبّت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچّی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچّائی اور یقین کے جواہرات کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پر ہو جائیں۔

...... میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دُعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلّہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خُدا کی اقتداری قُوّت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو مَیں خُدا کی طرف سے نہیں ہوں۔"

(اربعین ۱)

شرائطِ بیعت سلسلہ عالیہ احمدیّہ

تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکمِ خُدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتّی الوسع نماز تہجّد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی مُعافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبّت سے خُدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عمُوماً اور مُسلمانوں کو خصُوصًا اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ

ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خُدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا۔ اور ہر یک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خُوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اُخوّت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اُخوّت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دُنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

"سو حسب فرمودہ ایزدی بیعت کا عام اشتہار دیا جاتا ہے اور متحملین شرائط متذکرہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ اس عاجز کے پاس بیعت کرنے کے لئے آویں خدا تعالیٰ ان کا مددگار ہو اور انکی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرے اور ان کو سچائی اور پاکیزگی اور محبت اور روشن خبری کی رُوح بخشے آمین ثم آمین۔"

(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۵۰)

بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمّد علی جناحؒ نے فرمایا

"کم از کم تین بڑی بُنیادی باتیں ہیں جو کسی قوم کو علاقہ کا مالک ہونے اور حکومت چلانے کا اہل بناتی ہیں ان میں سے ایک تعلیم ہے جس کے بغیر آپ کا بعینہٖ وُہی حال ہوگا جو کل اس پنڈال میں اندھیرا ہی اندھیرا چھا جانے پر ہُوا تھا اس کے برعکس اگر آپ تعلیم سے بہرہ ور ہوں گے تو وہی عالم ہوگا جو آج روزِ روشن میں ہے۔

دوسرے یہ کہ کوئی قوم یا ملت اس وقت تک کوئی بڑا کام نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ تجارت کاروبار اور صنعت میں اقتصادی حیثیت سے طاقتور نہ ہو۔

تیسری اور آخری بات یہ ہے۔ جب آپ تعلیم کے ذریعے علم کی روشنی حاصل کریں اور خود کو اقتصادی وصنعتی حیثیت سے طاقتور بنالیں تو پھر آپ کو اپنے تحفظ کی تیاری کرنی چاہیئے۔"

خُطبہ صدارت کانفرنس پنجاب مُسلم سٹوڈنٹس

لاہور۔ ۲؍مارچ ۱۹۴۱ء

"آپ آزاد ہیں۔ اپنے مندروں مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے آپ کو پاکستان کی مملکت میں پُوری آزادی ہے خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدے سے ہو اس کا کاروبارِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں ہم اس بُنیادی اصُول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے۔

ہمیں اس بات کو ایک نصبُ العین کے طور پر اپنے سامنے رکھنا چاہیئے تب آپ محسوس کریں گے کہ جُوں جُوں وقت گذرتا جائے گا نہ ہندو ہندو رہے گا نہ مُسلمان مُسلمان۔ مذہبی حیثیت سے نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقیدے کی بات ہے بلکہ سیاسی حیثیت سے کیونکہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں۔"

مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب۔

کراچی۔ ۱۱؍اگست ۱۹۴۷ء

اس ماہ کا خصوصی مقالہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تاریخی اور جغرافیائی پس منظر

از:۔ مرزا مقصود احمد

مندرجہ بالا مقالہ بعض "وجوہات" کی وجہ سے روک لیا گیا ہے۔ انشاء اللہ کسی مناسب وقت پر ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

مختصر تاریخ جماعت احمدیہ

دورِ مسیح موعودؑ

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء تا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

تحریر:۔ یُوسف سہیل شوق

مندرجہ بالا مقالہ بعض "وجوہات" کی وجہ سے روک لیا گیا ہے۔ انشاءاللہ کسی مناسب وقت پر ھدیہ قارئین کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

المیزان

بخدمت مکرم و محترم قائد صاحب اشاعت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انصار اللہ کا تازہ شمارہ موصول ہُوا۔ اپنے STUFF کے لحاظ سے بڑا اچھا معیار ہے مگر اتنے اچھے مضامین کا اتنے ناقص گٹ اَپ کے ساتھ دیکھ کر افسوس ہُوا ہے۔ ظاہری خوبصورتی اور معیاری پرنٹنگ کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

اِس رسالہ کو بہتر رنگ میں پیش کرنے کی جو صورت بھی آپ کے ذہن میں ہو اس پر عملدرآمد کروائیں۔ یہ تو بجا ہے کہ ہمارے ہاں پرنٹنگ کا معیار عمومی رنگ میں بھی بہت گرا ہُوا ہے۔ مگر اس گھٹیا معیار میں مزید ترقی معکوس مناسب نہیں۔

والسّلام خاکسار، مرزا طاہر احمد

محترمی پروازی صاحب

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ

ماہنامہ انصار اللہ کا تازہ نمبر (عبدالسلام نمبر) دیکھ کر تصویروں کی وجہ سے بہت دُکھ ہُوا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ دُنیا بھر کے ردّی سے ردّی کاغذوں پر اخبارات ورسائل تصویریں چھاپ لیتے ہیں۔ لیکن اس کا ڈھنگ نہیں آیا۔ کارکردگی کی پستی!! اس کے لئے کچھ کریں۔ ضرور کریں۔ ہمارے دوسرے رسائل بھی تصویروں کے معاملے میں بالکل فیل ہیں۔ اس نمبر میں ایک واقعاتی غلطی معلوم ہوئی اسے چیک کریں ایسی غلطیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ سلام کا خاندان ہندو تھا جو حضرت غوث بہاء الحق ذکریا کی تاثیر اور توجّہ سے مُسلمان ہُوا اس میں نام بہاء الحق لکھا ہے۔ میرے گھر میں میری بیٹی اور ایک نواسے کے نزدیک غلط ہے۔ بہاءالدین ذکریا چاہیئے۔ بچّے کہتے ہیں کہ یہ بزرگ اب بچّوں کی کتابوں کی زینت ہیں گویا اگر یہ غلطی ہے تو بچّے بھی پڑھ کر یہ اثر لیں گے کہ ماہنامہ انصار اللہ والے اتنی سی بات بھی نہیں جانتے۔

عام تاثر میرا یہ ہے کہ اَلْاَنْصَارُ اللہ کا تشخص (یعنی انفرادیت یا PERSONALITY) ہنوز بننے والی ہے۔ الفرقان جو افسوس ہے کہ بند ہُوا ہے اس کا تشخص اُبھر چکا تھا۔ الفضل کا تشخص ہے۔ ہر رسالے جریدے کا تشخص ہوتا ہے۔ اگر پُرانا ہو اور کامیاب اور مسلسل شائع ہوتا رہے لیکن ماہنامہ انصار اللہ کا تشخص نہیں۔ حالانکہ کافی سالوں سے شائع ہو رہا ہے۔ دو تین لکھنے والے مستقل ہونے چاہئیں۔ جو اپنے مذاق کے مطابق لکھتے رہیں۔

والسلام

خاکسار (قاضی) محمّد اسلم (ایم۔اے کینٹ)

مکرّمی قاضی صاحب! ڈاکٹر عبدالسلام کے آباء کے حالات ہم نے سوانح محمد حسین مرتبہ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی سے لئے تھے۔ انکی کتاب کاایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"حالات حضرت مخدوم بہاء الحق ذکریا علیہ الرّحمۃ"

محمُود غزنوی کے حملہ آور مُسلمانوں میں ایک بزرگ مسمّیٰ سُلطان بھی تھے جو زہد اور تقویٰ میں مشہور تھے ..... حضرت سُلطان کی اولاد میں سے حضرت بہاءالدّین ذکریا المعروف بہاءالحق رمضان المُبارک کی ۲۷ تاریخ کو ۵۶۵ھ میں پیدا ہوئے جائے پیدائش مقام موجودہ کروڑ پکّہ (ضلع ملتان) تھی۔

("سوانح محمد حسین مرتبہ شیخ محمّد اسماعیل پانی پتی" مطبوعہ ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۴)

اُمّید ہے کہ اس سے وضاحت ہو جائیگی۔ آپ کی نوازش کا شکرّیہ۔ جزاءکم اللہ احسن الجزاء

(ادارہ)

ماہ فروری ۱۹۸۰ء کے رسالہ انصار اللہ میں عزیزم ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب کے بارہ میں جو نوٹ شائع ہُوا ہے۔ اس میں ایک بہت بڑی کمی رہ گئی ہے وہ یہ کہ ان کے ننھال کا ذکر نہیں ہُوا۔ ان کی والدہ محترمہ بھی ایک بہت بزرگ خاندان کی فرد، اور خُود بھی بہت نیک اور دُعا گو تھیں۔ ان کا اسم گرامی ہاجراں بیگم تھا، اور وہ حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آف فیض اللہ چک کی صاحبزادی تھیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دعویٰ نبوّت سے قبل کے خُدّام میں سے تھے۔ اور ۳۱۳ صحابہ میں شامل تھے۔ رجسٹر بیعت کے اندراج کے مطابق اُن کا نمبر ۱۸۱ ہے۔ آپ نے ۱۰ مارچ ۱۸۹۰ء کے روز بیعت کی۔ اصحاب احمد جلد سیزدہم میں لکھا ہے، کہ آپ اپنے گاؤں کے بیعت کرنے والے تیسرے فرد تھے۔ ضلع گورداسپور میں آپ کا نمبر تیئیسواں تھا اور کل مبائعین میں ایک صد اکاسی۔ یہ عظیم سعادت تھی جو آپ کے حصّہ میں آئی۔ دراصل حضرت حافظ نبی بخش صاحب اور حضرت حافظ نُور محمّد صاحب رضی اللہ تعا حضور کے دعوے سے بہت قبل حضُور کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ اور حضور سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات فیض اللہ چک سے بہت سویرے چل کر صُبح کی نماز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ (یہ فاصلہ ۵ میل کا تھا) کئی دفعہ حضور کے ہمراہ ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اور اکثر بیت الفکر میں سوتے تھے: تاکہ دیکھیں کہ پیارے آقا کس وقت تہجّد کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور تاکہ انہیں بھی اُسی وقت نوافل ادا کرنے کا موقع ملے۔ آپ کی نانی عظیم بی بی صاحبہ بھی صحابیہ تھیں۔ اُن کے والد صاحب محترم چوہدری غُلام غوث صاحب اور بھائی کرم الٰہی صاحب غلام علی صاحب اور نُور الٰہی صاحب سب ابتدائی احمدی تھے۔ آپ گو اَن پڑھ تھیں لیکن بہت زیرک، با اخلاق، دیندار اور مہمان نواز تھیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ آپ سے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ صحت اور بیماری ہر دو نماز تہجّد باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں۔ بڑی صابر تھیں۔ آخری عمر میں جب اُن کے بڑے بیٹے اور میرے بڑے بھائی حضرت حکیم فضل الرّحمان صاحب جو لمبا عرصہ افریقہ میں مبلغ رہے۔ سخت بیمار ہوئے تو بعض عزیزوں نے کئی دفعہ اصرار سے کہا

کہ آپ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے ان کی واپسی کے بارہ میں عرض کریں۔ تو یہی جواب دیا۔ نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر گئے ہوئے ہیں۔ میرا حق نہیں کہ کچھ کہوں۔ اور آخر ان کی عدم موجودگی میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو کر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ پروفیسر عبدالسلام کی والدہ حضرت حکیم صاحب سے دو سال چھوٹی تھیں۔ اور اپنے تمام بہنوں اور بھائیوں سے زیادہ اپنے ماں باپ کی خدمت گذار۔ سکول سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ جو کچھ پڑھا حضرت والد صاحب سے پڑھا۔ جن میں سر فہرست قرآن کریم اور اُس کا ترجمہ تھا۔ بہت نیک۔ تہجد گذار، صابر، شاکر اور رویائے صالحہ دیکھنے والی بہن تھیں۔ بہت محنتی تھیں۔ نوافل ادا کر کے صبح کی نماز سے قبل ہی ناشتہ تیار کر لیتیں اور لسّی بلو کر سب کو لسّی دہی اور مکھن کھلاتیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پیدائش کے بعد بچپن سے ہی ڈاکٹر صاحب کے سر پر بادام روغن اور سرسوں کے تیل کی مالش کرتیں، اور انہیں باقاعدگی سے بادام کھلاتیں، بہت سادہ تھیں۔ آخر عمر تک جس کا کچھ حصہ لنڈن میں گذرا، کبھی فیشن ایبل بُرقعہ نہیں پہنا۔ سفید لٹھے کا بسد ھا برقعہ پہنتی تھیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بڑے ماموں حضرت حکیم فضل الرحمٰن بہت ابتدائی مبلّغین میں سے تھے۔ انہوں نے جوانی کے ۲۲ سال افریقہ میں گذارے وہ نائیجیریا میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر کے بعد دوسرے مبلّغ تھے۔ اِن ابتدائی مبلّغین نے افریقہ میں جسے اُس وقت سفید آدمی کی قبر سے موسوم کیا جاتا تھا۔ نہایت نامساعد حالات میں تبلیغ، تربیّت اور تعلیم کا فریضہ ادا کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس وقت تک لیگوس میں ایک گلی ہے۔ جس کا نام ہے Hakeem's street ۔ اُس میں اُن کی رہائش تھی۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت والد صاحب حضرت والدہ صاحبہ اور حضرت حکیم صاحب کی جتنی خدمت ہماری ہمشیرہ والدہ ڈاکٹر صاحب نے کی اور اُن سے دُعائیں لیں۔ یہ نتیجہ ہے اُسی امر کا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسا نگینہ فرزند عطا کیا۔ جیسا کہ سب دوست محترم اخویم چوہدری محمد حسین صاحب کی سوانح میں پڑھ چکے ہیں۔ شادی کے بعد جب اُن کی دُعائیں بھی اپنی نیک بخت بیوی کی دُعاؤں میں شامل ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اُنہیں نوازا اور نہ صرف ڈاکٹر عبدالسلام بلکہ ساتوں کے ساتوں بیٹے نہایت فرمانبردار اور نیک بخت عطا فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ ۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار حبیب الرّحمان ملک، صدر محلہ دارالبرکات

مکرمی ایڈیٹر صاحب ماہنامہ انصار اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ

رسالہ پڑھا۔ ماشاءاللہ خوب ہے۔ جہاں سے بھی دیکھا ؎

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

کا مصداق پایا۔ البتہ کتابت وطباعت اور کاغذ کو معیاری نہیں کہا جا سکتا۔ علاوہ ازیں بعض تصاویر بھی نہایت دُھندلی ہیں۔ اور ذوقِ سلیم پر گراں گذرتی ہیں۔ کاش رسالہ کا بیش قیمت مواد اُن کی تلافی کر سکتا! محترم ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق ایک واقعہ حضرت

چوہدری محمد حسین صاحب نے الفضل میں شائع کرایا تھا جو غالباً آنجناب کی نظر سے نہیں گذرا۔ انہوں نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ

"حضرت مولنا غلام رسول صاحب راجیکی) ۲۹-۱۹۲۸ء میں ایک دفعہ جھنگ میں دَورے پر پر تشریف لے گئے اور غریب خانے پر قیام فرمایا۔ عزیز عبدالسلام سلّمہٗ اُس وقت ننھّا بچّہ تھا۔ بھاگ دوڑ لیتا تھا لیکن بولتا نہ تھا۔ اُس کی والدہ نے حضرت مولوی صاحب سے شکایت کی کہ بچّہ بولتا نہیں تو آپ نے نہایت محبّت سے اُسے بلایا لیکن وہ نہ بولا۔ پھر کوشش کی لیکن ناکامی رہی۔ آخر آپ نے دُعا کی اور فرمایا۔

"ایسا بولے گا کہ دُنیا سُنے گی"

۱۹۶۲ء میں ریڈیو پر "ایٹم برائے امن" پر پروفیسر ڈاکٹر عبدُ السّلام نے لنڈن سے برجستہ تقریر کی جو دُنیا بھر میں سُنی گئی۔"

والسّلام

خاکسار مبشر احمد راجیکی۔ ربوہ

۱۶۔ مکرمہ ماہران صاحبہ اہلیہ ملک اکبر شاہ اچینی پایاں۔ پشاور	۳۰۰ — ۰۰ روپے
۱۷۔ منشی حکم دین صاحب و اقبال بیگم صاحبہ منجانب پسر رانا غلام سرور صاحب بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ	۳۰۰ — ۰۰ "
۱۸۔ میاں اللہ دتہ صاحب مرحوم منجانب پسر چوہدری بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ "	۳۰۰ — ۰۰ "
۱۹۔ میاں اللہ دتہ صاحب مرحوم و اہلیہ صاحبہ منجانب پسر منشی سلطان احمد صاحب منڈیکی گورائیہ "	۳۰۰ — ۰۰ "
۲۰۔ مکرم چوہدری صوبے خان صاحب و اہلیہ صاحبہ منجانب چوہدری رحمت علی صاحب موسے والا "	۳۰۰ — ۰۰ "
۲۱۔ ٹھیکیدار عبد القیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم	۴۰۰ — ۰۰ "
۲۲۔ چوہدری عنایت محمد صاحب نمبردار جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ	۳۰۰ — ۰۰ "
۲۳۔ والدین چوہدری احمد علی صاحب گوجر ملیانوالہ "	۳۰۰ — ۰۰ "
۲۴۔ چوہدری محمد شفیع صاحب ساہی ڈسکہ "	۳۰۰ — ۰۰ "
۲۵۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری منجانب دختر امۃ الرحمٰن صاحبہ کوئٹہ	۳۰۰ — ۰۰ "
۲۶۔ بابو عبد الغنی صاحب مرحوم منجانب پسر ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کوئٹہ	۳۰۰ — ۰۰ "
۲۷۔ ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز۔ ربوہ	۳۱۰ — ۰۰ "
۲۸۔ چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم ولد چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم منجانب پسر لطیف احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ	۵۰۰ — ۰۰ "
۲۹۔ میاں نور حسین صاحب صحابی منجانب پسر قریشی نور محمد صاحب کوٹلی ہرنرائن ضلع سیالکوٹ	۳۱۵ — ۰۰ "
۳۰۔ علی حسین صاحب ابن باگھیلو سمپیسر مارشیس	۳۰۰ — ۰۰ "
۳۱۔ اللہ رکھا صاحب مرحوم منجانب اہلیہ رشیدہ بیگم صاحبہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ	۳۰۰ — ۰۰ "
۳۲۔ سیّد محمد منیر شاہ ہاشمی۔ ایبٹ آباد	۳۰۰ — ۰۰ "
۳۳۔ چوہدری بشیر احمد صاحب دکاندار دار الیمن۔ ربوہ	۳۰۰ — ۰۰ "
۳۴۔ حافظ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم منجانب پسر محمد اکرم اختر و بیگم شاہدہ اکرم۔ نائیجیریا	۲۵۰ — ۰۰ "
۳۵۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ منجانب نواسہ ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک	۵۰۰ — ۰۰ "
۳۶۔ سردار سلطان سرخرو خان صاحب مرحوم منجانب پوتا ملک سلطان رشید خان صاحب "	۵۰۰ — ۰۰ "
۳۷۔ فضل احمد صاحب مرحوم نصرت آباد۔ ضلع تھرپارکر	۳۰۰ — ۰۰ "
۳۸۔ مکرم محمد بخش صاحب بلوچ شیر نوری لطیف نگر "	۳۰۰ — ۰۰ "
۳۹۔ مکرمہ نور بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ راجہ خان صاحب مرحوم منجانب پسر محمد اسمٰعیل صاحب خالد مغربی جرمنی	۵۰۰ — ۰۰ "
۴۰۔ مکرم محمد احسان صاحب ترک مرحوم منجانب پسران محمد اختر محمد الطاف صاحبان صدیقی سیالکوٹ	۳۰۰ — ۰۰ "

۱۰ اپریل ۱۹۸۰ء

۳۰۰ روپے
۳۰۰ "
۳۰۰ "
۳۰۰ "
۳۰۰ "
۳۰۰ "
۳۰۰ "
۵۰۰ "
۳۰۰ "
۳۰۰ "
۳۲۰ "

نی
مرکزیہ ربوہ

عہدیدران انصار اللہ کے سہ سالہ انتخابات

انصار اللہ کے زعماء/زعماء اعلیٰ کی سابقہ معیاد
۳۱ فتح ۱۳۵۸ ھش (دسمبر ۱۹۷۹) میں ختم
ہو چکی ہے تمام امراء/صدر صاحبان جماعتہائے
احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ آئندہ
تین سال کیلئے زعیم/زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا کر
اس کی رپورٹ اپنی سفارش کے ساتھ مرکز میں
جلد بھجوادیں - جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ (ربوہ)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔